جماعت کو چار چیزوں کی طرف زور دینا چاہیئے

از

سیدنا حضرت میرزا بشیر الدین محمود احمد
خلیفۃ المسیح الثانی

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ

جماعت کو چار چیزوں کی طرف زور دینا چاہئے

(تقریر فرمودہ ۲۸ دسمبر ۱۹۴۶ء بر موقع جلسہ سالانہ قادیان)

تشہّد، تعوذ اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

ایک دفعہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم حج کے لئے یا شاید عمرہ کے لئے تشریف لے گئے تو اُس وقت بھی بارش ہو رہی تھی رسول کریم صلی علیہ وآلہ وسلم نے سواری سے خطبہ پڑھا اور صحابہ نے کھڑے ہو کر سنا آج اللہ تعالیٰ نے ہمیں بھی اِس مثال پر عمل کرنے کی توفیق اور موقع عطا فرما دیا۔ مَیں نے کل جمعہ میں دوستوں کو اس بات کی طرف توجہ دلائی تھی کہ اب کام کا وقت آ رہا ہے ہمیں باتیں کم کرنی چاہئیں اور کام زیادہ کرنا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ نے آج بارش نازل فرما کر میری اس نصیحت کی تصدیق کر دی ہے اور اپنے قانونِ قدرت کو بھی اس بات کے اشارہ کے لئے مقرر فرمایا ہے کہ اب تمہارے لئے زیادہ سے زیادہ قربانیاں کرنے کا وقت آ رہا ہے۔ اس لئے باتوں کی طرف کم توجہ کرو اور اپنے عمل کی اصلاح اور دوسرے لوگوں کے عمل کی اصلاح کی طرف زیادہ توجہ کرو۔ میرا ارادہ کل تو یہ تھا کہ میں آج علمی مضمون پر تقریر کروں گا لیکن اس ارادہ سے پہلے متواتر میرے دل میں یہ خیال پیدا ہوا کہ میں اس دفعہ زیادہ تر جماعت کو اپنی عملی اصلاح اور اسلام کی آئندہ جنگ کے لئے تیاری کی طرف توجہ دلاؤں۔ کل جب تقریر کرنے کے بعد میں واپس گیا تو رات کو پھر متواتر میرے دل میں خیال آیا کہ بجائے علمی مضمون پر تقریر کرنے کے میں جماعت کے دوستوں کو اِس امر کی طرف توجہ دلاؤں کہ وہ اپنی اصلاح کریں اور اس جنگ کے لئے تیار رہیں جو قریب سے قریب تر آ رہی ہے یہ جو میری خلش اور تڑپ تھی اس کی طرف بھی خدا تعالیٰ نے بارش کے ذریعہ سے توجہ دلائی ہے۔

پس میں چند مختصر الفاظ میں جماعت کے مردوں اور عورتوں کو اس امر کی طرف توجہ دلاتا ہوں کہ ہمیں اپنا نمونہ ایسا بنانے کی کوشش کرنی چاہئے جیسے خدا کے نبیوں کی جماعتوں کا نمونہ ہوتا رہا ہے اور ہونا چاہئے۔ دنیا کی نگاہیں ہم پر ہیں اور دنیا کی امیدیں بھی ہمارے ساتھ وابستہ ہیں ایک طرف دنیا اس نقطہ نگاہ سے ہمیں دیکھ رہی ہے اگر ہم میں کوئی کمزوری پائی جائے تو وہ ہم پر اعتراض کرے اور ہمارے سلسلہ کو بدنام کرے اور دوسری طرف وہ اس نقطۂ نگاہ سے ہمیں دیکھ رہی ہے کہ شاید اس کی کامیابی کے اور سارے ذرائع ناکام رہیں گے اور شاید اس کی امیدیں بھی انہی پاگلوں کے دعویٰ سے وابستہ ہیں جو آج جماعت احمدیہ میں شامل ہیں۔ وہ ہماری کمزوریوں پر اعتراض بھی کرتے ہیں اور وہ اس امید میں ہماری طرف بار بار دیکھتے بھی ہیں کہ اگر یہ حقیر اور مظلوم جماعت کامیاب ہوگئی تو ہم بچ جائیں گے اور اگر یہ جماعت تباہ ہوگئی تو ہم بھی تباہ ہو جائیں گے۔

غرض دو مختلف نقطہ ہائے نگاہ سے دنیا ہماری طرف دیکھ رہی ہے اور ہم سے دوسرے لوگ بھی اور ہمارے اپنے بھائی بھی یہ خواہش رکھتے ہیں کہ ہم اپنی قربانیوں سے ایک طرف تو خدا تعالیٰ کے تخت کو دنیا میں قائم کریں اور دوسری طرف لوگوں کو ان مصائب سے بچائیں جو منہ کھولے کھڑے ہیں اور انہیں کھا جانے کے لئے بالکل تیار نظر آتے ہیں۔ اس سلسلہ میں سب سے پہلا اور مقدم فرض جو ایک مسلمان کا ہے وہ خدا تعالیٰ کی عبادت ہے۔ قرآن کریم نے عبادت کے لئے ہر جگہ **اقامة صلوٰة** کے الفاظ رکھے ہیں جن میں اس طرف اشارہ کیا گیا ہے کہ اقامتِ صلوٰۃ کے بغیر درحقیقت کوئی عبادت عبادت نہیں کہلا سکتی۔ جب تک نماز باجماعت ادا نہ کی جائے سوائے اُس کے کہ انسان بیمار یا معذور ہو اس وقت تک اس کی نماز اللہ تعالیٰ کے حضور قبول نہیں ہوسکتی، میں دیکھتا ہوں کہ ہماری جماعت کی اس طرف پوری توجہ نہیں۔

پس دوستوں کا فرض ہے کہ وہ اپنا پورا زور اس بات کے لئے صرف کر دیں کہ ہم میں سے ہر شخص نماز باجماعت کا پابند ہو۔ میں نے پہلے بھی چند سال ہوئے جماعت کو اس امر کی طرف توجہ دلائی تھی اور اس پر کچھ عرصہ عمل بھی ہوا مگر پھر سستی واقع ہوگئی۔ میں نے کہا تھا کہ جہاں مسجدیں قریب ہوں وہاں مسجدوں میں نماز باجماعت ادا کی جائے اور جہاں مسجدیں نہ ہوں

وہاں جماعت کے دوست محلّہ میں کسی کے گھر پر جمع ہو کر نماز باجماعت پڑھ لیا کریں اور جہاں اس قسم کا انتظام بھی نہ ہو سکے وہاں گھروں میں نماز باجماعت ادا کی جائے اور مرد اپنے بیوی بچوں کو پیچھے کھڑا کر کے جماعت کرا لیا کریں۔ آج میں پھر جماعت کو اس امر کی طرف توجہ دلاتا ہوں خصوصاً عہدیداروں کو، انہیں چاہئے کہ وہ ہر ماہ مجھے لکھتے رہا کریں کہ انہوں نے اس بارہ میں کیا کارروائی کی ہے۔

دوسری چیز جس کی طرف مَیں اس وقت توجہ دلانا چاہتا ہوں وہ محنت کی عادت ہے میں دیکھتا ہوں کہ ہماری جماعت کے بہت سے نوجوانوں میں محنت کی عادت نہیں پائی جاتی۔ ذرا بھی محنت کا کام ان کے سامنے آجائے تو وہ گھبرا جاتے اور اپنے فرض کو ادا کرنے میں کوتاہی سے کام لینے لگ جاتے ہیں۔ یہ ایک خطرناک نقص ہے جو اِن میں پایا جاتا ہے اس کا نتیجہ یہ نظر آتا ہے کہ اگر وہ موقع آ گیا جس میں دین کے لئے ہر قسم کی قربانیاں کرنی پڑیں تو اس قسم کے لوگ خواہ اس وقت قربانی بھی کریں ان کی قربانی چنداں مفید نہیں ہوگی کیونکہ محنت سے گھبرانے والے اپنے فرائض منصبی کو ادا کرنے کی نسبت آرام زیادہ پسند کرتے ہیں۔ پس ہر جگہ کی جماعت کو خصوصاً خدام الاحمدیہ کو میں اِس امر کی طرف توجہ دلاتا ہوں کہ وہ انصار اللہ سے مل کر ایسی کوشش کریں کہ ہر احمدی اپنے اوقات کو صحیح طور پر صرف کرنے کی عادت اپنے اندر پیدا کرے اور جو کام اس کے سپرد کیا جائے اس کے متعلق وہ کوئی بہانہ نہ بنائے۔ بہانہ بنانا ایک خطرناک چیز ہے جس سے قوم تباہ ہو جاتی ہے ہمیں یہ عادت اس سال ڈالنی چاہئے کہ جس شخص کو کسی کام پر مقرر کیا جائے اس کا فرض ہے کہ یا تو وہ کام پوری دیانتداری سے کرے یا اس کام کے لئے جو وقت مقرر ہے اس کے ختم ہونے پر اس کی لاش وہاں نظر آئے۔ اس کی زبان چلتی ہوئی یہ عذر نہ کرے کہ میں فلاں وجہ سے یہ کام نہیں کر سکا۔ جب تک یہ روح ہماری جماعت کے نوجوانوں میں پیدا نہ ہو اُس وقت تک وہ حقیقی قربانی پیش نہیں کر سکتے۔ اس طرح مردوں کو چاہئے کہ جہاں لجنہ اماء اللہ قائم نہیں وہاں لجنہ اماء اللہ قائم کریں۔ میرے پاس بہت سی عورتوں نے شکایت کی ہے کہ مرد اِن کے ساتھ تعاون نہیں کرتے بعض تو انہیں روکتے ہیں اور کہتے ہیں کہ لجنہ کے جلسوں میں نہ جایا کرو اور بعض ایسے ہیں کہ اگر عورتیں لجنہ اماءِ اللہ قائم کرنا چاہیں تو

وہ اس میں روک بن جاتے ہیں۔ یہ ایک خطرناک بات ہے جب تک عورتیں بھی دین کی خدمت کے لئے مردوں کے پہلو بہ پہلو کام نہیں کرتیں اس وقت تک ہم صحیح طور پر ترقی نہیں کر سکتے۔ اسلام کی جو عمارت ہم باہر تیار کرتے ہیں اگر اس عمارت کی تیاری میں عورت ہمارے ساتھ شریک نہیں تو وہ گھر میں اس عمارت کو تباہ کر دیتی ہے۔ تم بچے کو مجلس میں اپنے ساتھ لاؤ اُسے وعظ و نصیحت کی باتیں سناؤ، دین کی باتیں اس کے کان میں ڈالو لیکن گھر جانے پر اگر تمہاری عورت میں وہ روح نہیں جو اسلام عورتوں میں پیدا کرنا چاہتا ہے تو وہ بچے سے کہے گی کہ بچے! تمہارے باپ کی عقل ماری ہوئی ہے، وہ تمہیں یونہی مسجدوں میں لئے پھرتا ہے، تمہاری صحت اس سے تباہ ہو جائے گی، تم ایسا نہ کیا کرو۔ باپ اپنے بچے کو اقتصادی زندگی[1] بسر کرنے کی ترغیب دے تو ماں کہنے لگ جائے گی کہ بیٹا تمہارا باپ محض بُخل کی وجہ سے تمہیں نصیحت کر رہا ہے اور نام اس کا دین رکھ رہا ہے ورنہ اصل وجہ یہ ہے کہ اس کا دل تمہاری ضروریات کے لئے روپیہ خرچ کرنے کو نہیں چاہتا۔ تم بے شک اپنے دل کے حوصلے نکال لو میں تمہاری مدد کرنے کیلئے تیار ہوں۔ دیکھو اگر کسی گھر میں ایسا ہو تو ایک ہی وقت میں دو تلواریں چل رہی ہوں گی ایک سامنے سے اور ایک پیچھے سے اور یہ لازمی بات ہے کہ جہاں دو تلواریں چل رہی ہوں وہاں امن نہیں ہو سکتا۔

پس اوّل ہماری جماعت کو نماز باجماعت کی پابندی کی عادت اپنے اندر پیدا کرنی چاہئے۔ دوسرے جماعت کو خصوصیت سے اپنے فرائض کی ادائیگی کیلئے محنت کی عادت اختیار کرنی چاہئے اور جس کام کے لئے کسی کو مقرر کیا جائے اس کے متعلق وہ اِس اصول کو اپنے مدنظر رکھے کہ میں نے اب پیچھے نہیں ہٹنا چاہے میری جان چلی جائے۔ جب تک اس قسم کی روح اپنے اندر پیدا نہیں کی جائے گی جماعت پوری طرح ترقی نہیں کر سکتی۔ تیسرے ہر جگہ لجنہ اماء اللہ قائم کی جائے اور عورتوں کی تعلیم اور اُن کی اصلاح کا خیال رکھا جائے۔ چوتھے جماعت کے اندر سچائی کو قائم کیا جائے۔ جب تک کسی قوم میں سچائی قائم رہتی ہے وہ ہارا نہیں کرتی۔ میں دیکھتا ہوں کہ ہماری جماعت میں ابھی اس پہلو کے لحاظ سے بھی کمزوری پائی جاتی ہے۔ مقدمات پیش ہوتے ہیں تو ان میں گواہی دیتے وقت بعض لوگ ایسی ایچا پیچی سے کام لیتے ہیں کہ قاضی

حیران رہ جاتا ہے کہ میں اس طرح فیصلہ کروں یا اُس طرح حالانکہ مؤمنوں کے مقدمات کا بڑی آسانی سے فیصلہ ہو جانا چاہئے۔ قرآن کریم نے ہر مؤمن کو سچائی سے کام لینے کی تاکید فرمائی ہے بلکہ قرآن کریم نے تو یہاں تک کہا ہے کہ تمہیں صرف سچ سے ہی نہیں بلکہ سداد سے بھی کام لینا چاہئے یعنی تمہاری طرف سے جو بات پیش ہو وہ صرف سچی ہی نہ ہو بلکہ اس میں کسی قسم کا پیچ بھی نہ ہو۔ کئی باتیں سچی تو ہوتی ہیں مگر پیچ کے ساتھ جھوٹ بنا دی جاتی ہیں اسی لئے قرآن کریم نے صدق اور سداد دونوں سے کام لینے کی نصیحت فرمائی ہے۔

یہ چار نصیحتیں آپ لوگوں کو کرنے کے بعد میں دعا کے ساتھ آپ سب کو رخصت کرتا ہوں اگر آپ لوگ ان باتوں پر عمل کر لیں گے تو پھر خدا تعالیٰ آپ لوگوں کی تبلیغ میں بھی برکت پیدا کر دے گا، آپ کے کاموں میں بھی برکت پیدا کر دے گا اور اسلام کی فتح کو قریب سے قریب تر لے آئے گا۔ یہ چار دیواریں ہیں جن پر اسلام کی عمارت قائم ہے۔

اب میں دعا کر کے آپ کو رخصت کرتا ہوں دعا میں اس امر کا خیال رکھا جائے کہ جہاں اپنے لئے اور اپنے رشتہ داروں کے لئے دعائیں کی جائیں وہاں اسلام اور احمدیت کی ترقی کے لئے اور ان مبلغین کی کامیابی کے لئے بھی دعائیں کی جائیں جو اسلام کی خدمت کے لئے دور دراز ملکوں میں گئے ہوئے ہیں، ایسے ایسے ملکوں میں جہاں انہیں کسی قسم کی راحت اور آرام کے سامان میسر نہیں، ان کی باتیں سننے والا کوئی نہیں، ان کے ساتھ ہمدردی کرنے والا کوئی نہیں، ان کے بوجھ کو بٹانے والا کوئی نہیں مگر پھر بھی وہ رات دن اسلام کی خدمت میں مشغول رہتے ہیں۔ حکومتیں ان کی دشمن ہیں، پبلک ان کی مخالف ہے، سوسائٹی ان کو اچھی نگاہ سے نہیں دیکھتی غرض ہر طبقہ کے لوگ ان کی مخالفت کرتے ہیں مگر وہ اسلام اور احمدیت کی تعلیم برابر لوگوں تک پہنچاتے چلے جاتے ہیں۔ پس آپ لوگوں کا فرض ہے کہ جہاں آپ اسلام کی ترقی کے لئے جو کچھ کر سکتے ہوں ان سے دریغ نہ کریں وہاں ان زیادہ قربانی کرنے والے مبلغین کے لئے بھی دعائیں کریں۔

اس اجتماع کے موقع پر مجھے دعا کے لئے بہت سی تاریں موصول ہوئی ہیں مگر میں وہ تاریں اب سنا نہیں سکتا صرف اسی قدر کہنے پر اکتفا کرتا ہوں کہ ان سب دوستوں کے لئے دعائیں کی

جائیں بالخصوص مبلغین کے لئے کہ وہ خاص دعاؤں کے محتاج ہیں بلکہ انہیں دعاؤں کا محتاج کہنا بھی درست نہیں درحقیقت ان کے لئے دعا کرنا ہمارا اپنا فرض ہے کیونکہ وہ ہمارا کام کرنے کے لئے اپنے وطنوں کو چھوڑ کر گئے ہوئے ہیں اور ہم پر ان کا ایک ایسا حق قائم ہو چکا ہے جو کامل طور پر دعائیں اور التجائیں کر کے ہی ہم ادا کر سکتے ہیں اس کے سِوا ہمارے پاس اور کوئی ذریعہ نہیں جس سے ان کا حق ادا ہو سکے۔ اب میں دعا کروں گا آپ لوگوں کے لئے، اسلام اور احمدیت کے لئے۔ آپ میرے لئے بھی اور سلسلہ کے مبلغین کے لئے بھی دعائیں کریں اللہ تعالیٰ ان کی کوششوں کو بارآور فرمائے۔ پھر خاص طور پر اس امر کے لئے دعائیں کی جائیں کہ جو چار باتیں میں نے اِس وقت بیان کی ہیں ہماری جماعت کو اس پر قائم ہونے کی توفیق مل جائے۔ یعنی نماز باجماعت کی پابندی سوائے کسی خاص مجبوری کے یہاں تک کہ اگر گھر میں بھی فرض نماز پڑھی جائے تو اپنے بیوی بچوں کو شامل کر کے جماعت کرالی جائے یا اگر بچے نہ ہوں تو بیوی کو ہی اپنے ساتھ کھڑا کر کے نماز باجماعت ادا کی جائے۔ دوسرے سچائی پر قیام ایسی سچائی کہ دشمن بھی اسے دیکھ کر حیران رہ جائے۔ تیسرے محنت کی عادت ایسی محنت کہ بہانہ سازی اور عذر تراشی کی روح ہماری جماعت میں سے بالکل مٹ جائے اور جس کے سپرد کوئی کام کیا جائے وہ اس کام کو پوری تن دہی سے سرانجام دے یا اسی کام میں فنا ہو جائے۔ چوتھے عورتوں کی اصلاح، ہر جگہ لجنہ اماء اللہ کا قیام اور عورتوں میں دینی تعلیم پھیلانے کی کوشش۔ یہ چار چیزیں ہیں جن کے متعلق میں نے اِس وقت توجہ دلائی ہے آپ لوگ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ آپ سب کو ان باتوں پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے تا کہ اگلے سال جب آپ جلسہ سالانہ پر آئیں تو آپ میں سے ہر شخص اپنے دل پر ہاتھ رکھ کر کہہ سکے کہ اس نے ان باتوں پر عمل کر لیا ہے بلکہ دل پر ہاتھ رکھنے کا سوال ہی نہیں حقیقت یہ ہے کہ اگر آپ لوگ ان باتوں پر عمل کر لیں گے تو خود بخود ایسے تغیرات پیدا ہوں گے کہ آپ لوگوں کو کسی گواہی کی ضرورت ہی نہیں رہے گی خدا اور اس کے فرشتے خود گواہی دیں گے کہ آپ نے ان باتوں پر عمل کیا ہے اب میں دعا کرتا ہوں۔

(الفضل ۱۶ رجنوری ۱۹۴۷ء)

---

[۱] **اقتصادی زندگی:** میانہ روی کی زندگی